

استفتائاء

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چند سالوں سے بعض نجی ٹی وی چینلز اور کبیل آپریٹر حضرات عمومی طور پر انیاء علیہم السلام کی زندگی پر بنائی گئی فلموں کی نمائش کر رہے ہیں۔ مغربی ممالک میں تو یہ سلسلہ گذشتہ کمی دہائیوں سے جاری ہے مگر ہمارے ڈن یونیورسٹی میں یہ سلسلہ کچھ حصے سے زور پکڑ رہا ہے۔

”دی میسج“ (The message) نامی فلم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اس فلم کی نمائش ”جوہ“، چینل پر ہر سال کی جاتی ہے۔ صرف نی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو چھوڑ کر اس فلم میں تقریباً تمام صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن کے نام سے کرداروں کو پیش کیا ہے۔ 313 بدری صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن بھی بدر کی جنگ میں وکھائے گئے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن کے ناموں پر کردار ادا کاروں نے ادا کئے۔

آج کل ”پیغام پروڈکشن“ نامی ادارے نے انیاء علیہ السلام کی زندگی پر فلمائی گئی فلموں کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے پھیلانا شروع کر رکھا ہے۔ ان فلموں میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت سليمان علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مریم صدیقہ علیہ السلام کے فرضی کردار پیش کئے گئے ہیں۔ ان فلموں میں کئی مقامات پر نبی کا فرضی کردار کرنے والے کو اے نبی، اے یوسف، اے ابراہیم، اے پیغمبر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ فرضی کردار بھی کئی مقامات پر اپنے ڈائیلاگ سے خود کو اللہ کا پیغمبر کہتے ہیں۔ مثلاً حضرت سليمان علیہ السلام کے بارے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اس دور میں شیاطین، انسانوں پر جنگ کا اعلان کر دیتے ہیں اور سلمان علیہ السلام کے نام سے کردار ادا کرنے والے کا ایک جملہ (جب وہ ایک عورت کے پاس بیٹھا ہے) یہاں نقل کرتا ہوں۔ ”ہر پیغمبر کی ایک میراث ہوتی ہے اور میری میراث شاید ان سے (یعنی سرکش شیاطین سے) جنگ ہے۔“

میوزک کی دھنیں تو ان تمام فلموں میں متواتر استعمال کی گئی ہیں۔ اور ان فلموں میں انیاء کے ناموں سے جن کرداروں کو دکھایا گیا ہے ان کو بار بار اس طرح پکارا جاتا ہے جیسے کسی عام آدمی کو پکارا جاتا ہے۔ مثلاً جماعتی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جس شخص نے کردار ادا کیا ہے وہ کہتا ہے۔

۱ ”هم وہ کرتے ہیں جو محمد ہمیں کہتے ہیں..... محمد نے ہمیں بتایا کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔

کئی ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی لاتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ایک انسان کو حضرت جبرائیل کے نام سے کردار دیا گیا ہے۔ اسی طرح انیاء علیہ السلام کے نام سے بنائے گئے کرداروں پر ٹھہرہ، پاگل مجنون کہنا وغیرہ بھی فلمیا گیا ہے۔

ایسی ہی توہین پر مبنی مثالیں ان فلموں میں حد سے زیادہ موجود ہیں ہے۔ آپ سے مندرجہ ذیل سوالات شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب طلب ہیں۔
۱) کیا اسلام میں اس بات کی گنجائش ہے کہ انیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فلمیں یا ڈرامے تیار کئے جائیں۔ ان فلموں کی شریعت میں کیا حیثیت ہے۔ کیا یہ ناجائز ہیں اور ان کا گناہ کس درجہ کا ہے؟ کیا ایسی فلموں کو بنانے والے یا ان کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کرنے والے اسلام کے مجرم ہیں اور شریعت ان پر کیا تغیری یا گرفت کرتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کو صرف توبہ کرنی چاہئے یا ان کے لئے کوئی سزا مقرر ہے؟

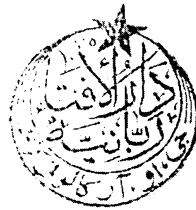
۲) فلم بنانے والوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ اس فلم کی تمام دستاویز کی بڑی عرق ریزی سے قرآن، احادیث نبویہ اور مستند تاریخی حوالاجات سے تیار کی گئی ہے، ایسی صورت میں کیا فلم کو بنانے بغیر کرنے، فروخت کرنے یا دیکھنے کی کوئی گنجائش اسلام میں ہے؟

۳) کسی بھی شخص کو چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو فرضی طور پر نبی یا صحابی بنانا اور پھر دیگر فلموں کے کرداروں کی طرح اس شخص سے صحابی کے طور پر ایکٹنگ کرنے اور کروانے کے فعل کی شریعت میں کیا حیثیت ہے؟

۴) وہ شخص جو اس فلم میں بار بار خود کو نبی یا صحابی کہہ رہا ہے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟
۵) وہ لوگ یا ادارے جو ان فلموں کی نمائش کر رہے ہیں ان کا کیا حکم ہے، ان فلموں کا کاروبار، لین دین کسی بھی درجہ میں کیا ہے؟

۶) ان فلموں کو دیکھنے والے چاہے وہ اسلامی معلومات کے حصول کی نیت سے دیکھیں یا نہیں اور دینی جذبہ کے ساتھ دیکھیں، کا کیا حکم ہے؟
۷) کیا حکومت وقت کو ایسی فلموں پر پابندی لگانی چاہیے؟

۸) جو لوگ اس فتنہ کی شدت سے آگاہ ہیں بالخصوص دینی طبقہ سے مسلک ذمہ داران، ان کو اس سلسلہ میں کیا کردار ادا کرنا چاہئے اور جانتے بوجھتے آنکھیں بند کرنے والے اور اس گناہ پر خاموشی اختیار کرنے والوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟
جواب عنایت فرمائے گئے فرمائیں۔ والسلام



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْجَوَابُ حَامِدًا وَمُصْلِيًّا

واخْرَجَ رَسُولُهُ كَرَّمَ عَلِيهِ السَّلَامُ وَاجْبَ احْتِرَامٍ
پیشیاں میں اور تمام انبیاء کریم علیہم السلام مسلمانوں کے ہل مخصوص اور گھن پھون سے
پاک ہے پیشیاں میں۔ یعنی بُنی آخِر الزَّمَانِ سُكَّارَ دُوْجِرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی تھوین و
تنقیص کفر ہے اور اس کا مرتكب موجب متن ہے اسی طرح دیگر تمہارے انبیاء کریما
علیہم السلام یا ان میں سے ایک بُنی علیہم السلام کے بارے میں نہیں بنوانا اور
عَلَّمَ گَنْهَنَ هَجَارَ النَّاسَانُوْلُ كُو اغْبَيْرَ اَوْ كَرَّمَ اُور صَاحَبَهُ كَرَّمَ جَبِيسَ مَحْسُومَ اُور مَقْدِسَ پیشیوں کے
طھویر پیش کھنا اور ان کی ادا کاری کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص، برگزیدہ اور مقدس انبیاء
کریم اور صاحبہ کریم کی کھلی توہین و تنقیص ہے جو کہ بلاشبہ ارتکاب کفر ہے اور اس
کا مرتكب دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسی نہیں بنانا دین اسلام کو نہیں اور کھلیل
تم شہ بنانا ہے اور جو لوگ اس قسم کے گھن و ناکھیل کھیلتے ہیں ان کے لئے
جہنم کا دردناک عذاب ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے
”وَذُنُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِيْنَهُمْ لَعْنًا وَلَهُوَ وَغَرِيْبُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَذُكْرُ
بِهِ ان تَبْلُلُ فُسْبَمَا كَسِبَتْ لِيْسَ لِهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيْ وَلَا شَفِيعٌ وَانْ تَعْدُ
حَلْ عَدْلٌ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا، اوْلَئِكَ الَّذِينَ ابْسُلُوا بِمَا كَسِبُوا لِهُمْ شَرَابٌ مِنْ
حَمِيمٍ وَعَذَابٌ الْأَلِيمُ بِمَا كَافَرُوا يَكْفُرُونَ“ (ترجمہ) اور جھوٹ دے ان کو جھنوں نے
بنائیا ہے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ اور دھوکہ دیا ان کو دنیا کی زندگی نے اور
نیجت کریں کو قرآن سے تاکہ گرفتار نہ ہو جاوے کوئی اپنے کئے میں، کہ نہ ہو اس
کے لئے اللہ کے سوا کوئی حیاتی اور نہ کوئی سفارش کرنے والا، اور اگر بدے میں
سارے بدے تو قبول نہ ہو اس سے وہی لوگ ہیں جو گرفتار ہوئے اپنے
کئے میں، ان کو پیش ہے کہم پانی اور عذاب ہے دردناک بڑے میں کفر
کے۔ (معارف القرآن)

مسلمانوں کا جذبہ عقیدت و احترام بالکل سرد ڈرچکلا ہے ورنہ فلمی کہنیاں
اور ٹوپیں نہ ان مقدر میں پیشیوں کا اس طرح مذاق نہ اڑاتے، ہر مسلمان
پر لازم ہے کہ وہ ایسی فلموں اور ٹوپی وی پیشیز کا قولًا و عملًا بائیکاٹ کریں
اور ان فلموں کو روکنے کے لئے آواز بلند کریں چنانچہ حدیث بنوی میں ہے:-
عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ رَأْيِنَا
مُنْكِرًا فَلَيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ مُمْكِنٌ فَبِلْسَانِهِ فَإِنْ مُمْكِنٌ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ اضْعَافُ
الإِيمَانِ (مشکوہ باب الامر بالمعروف نهیہ) ترجمہ! حضرت ابوسعید خدری رض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرنے ہیں کہ آٹھ نے فرمایا ”تم میں سے جو شخص کسی خلاف مشرع امر کو
دیکھے (یعنی جس چیز کو شریعت کے خلاف جانے) تو اس کو چاہئے کہ اس چیز کو اپنے
پانچوں سے بدل دے۔ یہ تھوڑے کے ذریعے اس امر کو انعام دینے کی طاقت نہ
(جاری ہے).

رکھتا ہو تو زبان کے ذریعہ اس امر کو انجام دے اور اگر زبان کے ذریعے بھی اس کو انجام دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو ہر دل کے ذریعہ اس امر کو انجام دے (یعنی اس کو دل سے برا جائے اور قلبی کھڑھن رکھے اور اس عزم و ارادہ ورقہم رہئے کہ جب بھی پاٹھ بیان کے ذریعے اس امر کو انجام دینے کی طاقت حاصل ہوگی تو اپنی ذرہ داری کو ضرور پورا کر لیکا) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

بہذا صورت مسٹولہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ، انبیاء و کرام و صحابہ کرام علیہم السلام کی زندگی کو فلما نا اسکا اور مسلمون کا بدترین مذاق ادا نہ کے مترادف ہے ایسی فلموں کا دیکھنا گناہ ہے اور اس کا بائیکاٹ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ، انبیاء و کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم الجمیں کا حکدار ادا کرنا ان مقامات اور اعلیٰ ہستیوں کی توحیہ و تتفییص ہے اور ان ہستیوں کی توحیہ و تتفییص کرنے سے ایمان سلامت نہیں رہت۔ نیز ان فلموں کو دیکھنے والے بذریثہ گناہ کاریں اور ابھنے گناہ ہوں کی توبہ واستغفار کرنا لازم ہے۔ نیز ان فلموں میں میوزک کی دھنیں بھی چلتی رہی ہے جو کہ حرام ہے۔ نیز ان فلمیں اداوں کا کاروبار سر ابر حرام ہے اور ان سے یعنی دین کرنا "اعمامۃ عمل المعصیۃ" کے زیر سے میں آتا ہے جو کہ حرام ہے اور حکومت وقت کے فرض منصبی میں داخل ہے کہ وہ خوری طور پر ان فلموں کی درآمدگی پر ڈائیسٹریکٹ کاٹے اور حنڈ کالوں اور مارکیٹوں میں یہ سی ڈیزیز دستیاب ہیں ان پر ڈائیسٹریکٹ کے ضبط کئے جائیں اور فٹی وی ڈیسٹریکٹ کو خبردار کیں جائے کہ ایسی توحیہ آمیز (مواد) کے چڑانے سے بھر بیز کریں اور خلاف درزی پر لا تنسی مسوخ کئے جائیں اور ان ناگات عزم کو فروع دینے والے افراد کو کیفر کردار تک دیجئیں یا جائے درنہ یہ عذاب اور غصب الحی کو دعوت دینے والے اسباب ہیں۔

کلاغ در المحتار :

رأيَتُ فِي كِتَابِ الْخَرَاجِ لِابْنِ يَوسُفِ مَا نَصَّهُ: وَإِنَّا
رَجُلَ مُسْلِمٍ سَبَرَ سُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ
كَذِبَهُ أَوْ عَابَهُ أَوْ يَنْقُصَهُ فَقَدْ حَنَّ بِاللَّهِ
تَعَالَى وَرَبَّاتِ مِنْهُ أَمْرَاتٍ.

(مطہب فی حکم سب الابنیاء بِحَمْدِ اللَّهِ مَكْتَبَةُ حَنْفِيَةِ كَيْسِنَةِ)

وَكَذِبَ فِي خَلَاصَةِ الْفَتاوِيِّ:

مِنْ شَتَّمِ الْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاهَانَهُ أَوْ عَابَهُ
فِي أَمْوَالِ دِينِهِ أَوْ فِي شَخْصِهِ أَوْ فِي وَصْفِ مِنْ

او صاف ذاته سواء كان الشاتم مثلاً من امثاله او غيرها وسواء من اهل الكتاب او غيره ذمياً كان او حتى
سواء كان الشتم او الاتهانه او العيب مصادراً عنده
عملاً او سهواً او غفلة او جدلاً او هزل لافقد
كفر خلوداً ب بحيث ان تاب لم يقبل توبته ابداً عنده
الله ولا عنده الناس و حكمه في الشريعة المطهرة
عند متاخرين المجتمعين اجماعاً و عند المتقدمين
القتل قطعاً -

(الفصل الثاني في الفتاوى المكفر ص ٣٨٦ مكتبة شيخ رئيسي كوفي)

وكماني في مجح الانهش :

(كل لهم) يقول عليه الصلاة والسلام: كل عب
بن آخر حرام الحديث وفي البزار عليه استماع صوت
الملاهي معصية ، والعلمون عليها فرق والتلذذ بها
كفر اى بالنعمه .

(كتاب اكراهية ص ٢٢٢ مكتبة نهاريه)

وكماني في الحديث :

عن عبد الله بن مسعود قال: سمعت رسول الله
صلي الله عليه وسلم يقول (اسمه عذاباً عند الله (الصورة))
متتفق عليه (كتاب التبيين بآيات تصاويف ص ١١ شيخ رئيسي كوفي)

وكماني رد المحتار :

و ظاهر حکام النبوی في شرح مسلم الاجماع على تحريم تصوير
الحيوان، وقال: وسواء صنعته لما يتعهن أو لغيره، فمحته
حرام بكل حال لأن فيه مضاهاة لخلق الله تعالى .

(باب ما ينافي الصلة ص ٤٤٠ ابع ايم سعيد)

وكماني العلامة :

قال: ولا يجوز الاستجبار على الغدار والنوح، وهذا أساس الملاهي
لانه استجبار على المعصية والمعصية لا تستحق بالعقاب .

(باب الاجارة الفاسدة ص ٢٩٨ مكتبة البشرى) واسد اعلم

كتبه

الجواب صحيح اختر عبد المطرى نشر

صاحبزاده كل احمد
٢٠ ذوالقعده ١٤٣٣
عبد المطرى نشر



٢٥-١٠-١١